افغانستان کی اسلامی تاریخ کے پیش رو صحابہ کرام

(عہد خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ)

The Pioneer Companions of the Holy prophet (SAWW) in the Islamic History of Afghanistan The era of Umar (RA)

*ڈاکٹر عباد الرحمٰن مختیار

**محمد ایاز

Abstract:

The era of caliphate was the golden era of Islam.In this era the boundaries of Islamic state spread far and wide. From the caliphate of Abubakkar saddique (RA) Islamic conquest had started. At that time the Muslim armies reached Syria and Byzentine. But the first arrival of sahaba in Afghanistan was in the caliphate of Hazrat Umar (RA). The torchbearer of Islam came here for the preaching of Islam and to lead these people and turn their lives according to Quran and Sunnah. Before the advent of Islam Afghanistan was the centre of Buddhist and other several faiths. Through the efforts of these companions of Muhammad (S.A.W) Islam got spread through the mountains and deserts of Afghanistan and all the Pathan tribes enter in the holy deen. In the following lines we will discuss thier efforts and journeys towards Afghanistan.

اسلامی جمہوریہ افغانستان تاریخی مدوجزر سے آشنا رہا ہے۔دنیا کے مختلف اقوام نے ان کے اخلاقی اور ثقافتی اقدار کو تبدیل کرنا چاہا، لیکن کامیاب نہ ہوسکے۔افغانستان کے باشندوں میں حقیقت پسندی کا مادہ ابتداء ہی سے موجود تھا، چنانچہ جب اسلامی تعلیمات سے مزین سپہ سالار اسلام کے چراغ روشن کرنے یہاں آئے تو افغانستان کے سرزمین میں اسلام کی حقیقت پسندانہ روایات بہت جلد بارآور ہوئے۔

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، زرعی یونیورسٹی پشاور

** ایم۔فل، ریسرچ سکالر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، زرعی یونیورسٹی پشاور

ذیل میں ان چند ہستیوں کے بارے میں تذکرہ کیا جاتا ہے، جنہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کی قربانی دیکر افغانستان کی لق ودق کہساروں میں اسلامی تعلیمات اور روایات کو دوام بخشا۔

ابو بکر صدیقؓ کے عہد میں اسلامی مملکت کی حدود بلاد روم اور شام تک پھیل گئیں۔ لیکن افغانستان (خراسان) میں صحابہ کرامؓ کی پہلی پیش قدمی عمر فاروقؓ کے دور میں احنف بن قیسؒ کی سرکردگی میں ہوئی۔

عہد عمر فاروقؓ:

نام عمرؓ بن خطاب، قوم قریشی، بنو عدی، ابو حفص کنیت اور فاروق لقب، مکہ معظّمہ میں ۴۰ھ/ ۵۸۴ میلادی کو پیدا ہوئے۔ نہایت شجاع اور بہادر تھے۔ ۱۳ھ کو خلیفہ چنے گئے۔ [۱]

عہد عمرؓ میں جن صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کی فتوحات اور جہادی سرگرمیوں کا مسکن افغانستان رہا ہے ،ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

ربیع بن زیاد الحارثیؓ:

ربیع بن زیاد بن انس الحارثیؓ بنی ادیان کے امیر اور فاتح تھے۔ نبوت کا زمانہ پایا۔ بحرین کا والی بنایا گیا۔ عمرؓ کے زمانے میں مدینہ آئے اور عبداللہ بن عامرؓ نے ۲۹ھ میں سجستان کا والی بنایا۔ ربیع بن زیاد الحارثیؓ نے اپنے ہاتھوں سجستان فتح کیا۔ آپؓ نہایت نیک سیرت اور متّقی انسان تھے۔ ایک دن عمرؓ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ مجھے ایسے شخص کے بارے میں بتاو کہ جب وہ امیر ہو تو معلوم ہوتا ہے کہ امیر نہیں ہے اور جب امیر نہ ہو تو امیر معلوم ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ ہم نہیں جانتے مگر ربیع بن زیادؓ۔ عمرؓ نے فرمایا آپ لوگوں نے سچ کہا۔ [۲]

جب رتبیل نے کابل پر چڑھائی کرکے زابلستان *اور رخج** پر قبضہ کیا اور بست*** تک پہنچ گیا تو ربیع بن زیاد الحارثیؓ مقابلے کیلئے آئے اور بست میں رتبیل کے ساتھ لڑائی ہونے کے بعد اس کو وہاں سے بھگایا اور اس کا پیچھا کیا یہاں تک کہ "رخج" ہوتے ہوئے آگے چل کر بلاد "داور" بھی فتح کیا۔ [۳]

۵۱ھ میں ربیع بن زیاد الحارثیؓ کو زیاد بن ابو سفیان نے خراسان کا والی بنایا۔ [۴]

ابو موسیٰ اشعریؓ نے اسے جنگ منادر واقع ۱۷ھ میں اپنا خلیفہ بنایا تھا۔ معاویہؓ نے اسے سجستان کا حاکم بنایا۔ آپؓ نے ترکوں کو شکست دی۔ پھر معاویہؓ نے آپؓ کو سجستان سے معزول کرکے خراسان کا والی بنایا۔ آپؓ نے بلخ میں جہاد کیا۔

جب آپؓ کسی جہاد پر جاتے تو سواری کو پاس والی سواری سے آگے نہ لے جاتے اور نہ کسی کا گھٹنہ مس کرتے۔ابن حبیبؒ نے کہا ہے کہ زیاد بن ابیہ (والی بصرہ) نے ربیع بن زیادؓ کو لکھا کہ امیر المومنین کا خط آیا ہے اور حکم دیا ہے کہ مال غنیمت سے سونا اور چاندی علیحدہ کرلواو راس کے علاوہ باقی چیزوں کو تقسیم کرلو۔اس کے بعد آپؓ نے خمس نکال کر باقی مال غنیمت کو مسلمانوں میں تقسیم کیا۔آپؓ نے دعا کی کہ اسے موت نصیب ہو چنانچہ ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ آپؓ کی وفات ہوئی۔یہ قول حکم بن عمروالغفاریؓ کا ہے اور ابو عمرؒ نے لکھا ہے کہ جب آپؓ کو حجر بن عدی کے قتل ہونے کی خبر ملی تو آپؓ نے فرمایا، "اے اللہ اگر ربیع کیلئے تیرے ہاں کچھ بھلائی ہو تو اسے اٹھالیں"، چنانچہ ۵۳ھ میں ربیع بن زیاد الحارثیؓ کا وصال ہو گیا۔[۵]

عاصم بن عمرو التمیمیؓ:

عاصم بن عمروؓ صحابی رسول ﷺ مشہور شعراء میں سے ہے جو قعقاع بن عمروؓ کے بھائی تھے۔سیفؒ نے فتوح میں لکھا ہے کہ سہیل بن عدیؓ کے ساتھ عاصم بن عمروؓ خراسان میں شریک جہاد ہوئے اور آپؓ کو سجستان کا پرچم دیا گیا تھا۔عاصمؓ صحابی تھے۔فتح عراق میں بھی حصہ لیا۔[۶]

عاصم بن عمروؓ نے سجستان کا ارادہ کیا اور عبداللہ بن عمیرؓ کو اس کے ساتھ کر دیا گیا۔اہل سجستان مقابلے کیلئے بڑھے۔عاصم بن عمروؓ نے انہیں شکست دے کر زرنج میں اس کا محاصرہ کیا۔اہل سجستان نے صلح کا مطالبہ کیا اور صلح میں مسلمانوں کو زمین دینا چاہا۔عاصم بن عمروؓ نے مصائب سے بچنے کی غرض سے زمین لینے سے احتراز کیا اور خراج کی وصولی پر اہل سجستان سے صلح کی کیونکہ سجستان کا علاقہ بہت بڑا تھا اور سرحدات بہت دور تھیں۔[۷]

عاصم بن عمرو التمیمیؓ ۱۵ھ کو وفات پا گئے۔[۸]

مجاشع بن مسعود السلمیؓ:

مجاشع بن مسعود بن ثعلبہ السلمیؓ صحابی ہیں۔مغیرہ بن شعبہؓ نے عمرؓ کے زمانے میں بصرے میں اپنا نائب مقرّر کیا۔اور کابل کے جہاد میں شریک ہوئے اور کابل کے امیر سے صلح کیا۔فارس میں اس کے ہاتھوں قلعہ "الاصبہند" ابرویز فتح ہوا۔صحیحین اور دوسری کتب حدیث میں آپؓ کے پانچ احادیث مذکور ہیں۔[۹]

مجاشع بن مسعودؓ نے بصرے میں سکونت اختیار کی اور اپنے بھائی مجالد بن مسعودؓ سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مجاشع بن مسعودؓ سے عبدالملک بن عمیرؒ،ابو عثمان النہدیؒ اور کلیب بن شہابؒ نے

روایت کی ہے۔ مجاشع بن مسعودؓ نے عمرؓ کے زمانے میں "توج" پر چڑھائی کی اور محاصرہ کرنے کے بعد اسے فتح کیا۔ابو یاسرؒ نے بروایت عبداللہ بن احمدؒ کہا ہے کہ اس نے اپنے باپ سے سنا کہ ہم سے ابو نصرؒ نے اس سے ابو معاویہؒ نے اس سے شیبانؒ نے اس سے یحیٰی بن ابو کثیرؒ نے اس سے یحیٰی بن اسحاقؒ نے اس نے مجاشع بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے بھتیجے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس ہجرت پر بیعت کرنے کو حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فتح مکہ بعد ہجرت ختم ہو گئی ہے ،اس لیے اب بیعت صرف اسلام پر ہو گی۔[۱۰]

دولابیؒ کا قول ہے کہ مجاشعؓ نے بلاد ہند میں سے کابل پر جہاد کیا۔اہل "اصہند" سے صلح کی۔ مجاشع بن مسعودؓ بت خانے میں داخل ہوئے اور ایک بت کی آنکھیں نکالنے لگے تو فرمایا کہ یہ اس لیے کر رہا ہوں تاکہ تم سمجھ لو کہ یہ نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان"۔

مدائنیؒ نے اپنی سند سے ذکر کیا ہے کہ عمرو بن معدیکربؒ نے ایک شخص کی ضمانت لی تھی جس کے سلسلے میں وہ مجاشع بن مسعودؓ کے پاس آئے اور مدد کی درخواست کی تو مجاشعؓ نے جواب دیا کہ اگر تم چاہو تو میں مال ادا کر سکتا ہوں اور اگر چاہو تو تمہارے حق میں فیصلہ کردوں۔ پھر اس کے حق میں فیصلہ فرمایا۔[۱۱]

آپؓ جنگ جمل میں عائشہؓ کے ساتھ دیتے ہوئے بنو سلیم کے امیر تھے۔ اسی جنگ میں شہید ہوگئے اور بصرہ میں قبیلہ بنی سدوس میں اپنے گھر میں دفن ہوئے۔[۱۲]

عبداللہ بن بدیل بن ورقاء الخزاعیؓ:

عبداللہ بن بدیل بن ورقاء الخزاعیؓ صحابی ہے۔فتح مکہ کے روز اسلام قبول کیا اور جنگ حنین ، تبوک اور طائف میں شرکت کی۔ علیؓ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک رہے۔[۱۳]

۲۳ھ میں عمرؓ نے عبداللہ بن بدیلؓ کو ابو موسیٰ اشعریؓ جو اصفہان اور قم کے مہم پر مامور تھے، کی مدد کیلئے بھیجا۔ عبداللہ بن بدیلؓ نے "جی" نامی قریہ فتح کیا اور یہاں کے باشندوں سے جزیہ وصول کیا۔بعد میں کرمان آیا اور طبسین پہنچا۔ "طبس" اور "کرین" دو قلعے جو خراسان کے راستے پر واقع تھے،اور جو خراسان کے دروازے جانے جاتے تھے، پر پہنچ گیا اور ڈھیر سارا مال غنیمت وصول کیا۔اہل طبس عمرؓ کے پاس آئے تو عمرؓ نے اس کے ساتھ ۶۰ ہزار اور بقول بعض ۷۵ ہزار پر صلح کی،اور ان کے لئے عہد نامہ لکھا۔[۱۴]

پھر عبداللہ بن بدیلؓ نے عمرؓ کے زمانے میں کرمان فتح کیا اور عمرؓ نے انہیں آگے بڑھنے سے روکا۔[۱۵]

جب عبداللہ بن بدیلؓ نے اصفہان پر چڑھائی کی تو اصفہان کا حکمران (فادوسفان) نے شہر سے جانا چاہا لیکن عبداللہ بن بدیلؓ نے جانے نہ دیا۔ فادوسفان کے ساتھ تیس ہزار منتخب جنگجو تھے۔ فادوسفان نے عبداللہ بن بدیلؓ سے کہا کہ دوسرے لوگوں کی جانیں ضائع نہیں کرتے آؤتن تنہا لڑتے ہیں۔ عبداللہ بن بدیلؓ اتنی جانبازی سے لڑے کہ فادوسفان اس کی شجاعت سے بہت متاثر ہوا اور کہا کہ میں ایسے شجاع اور عقلمند بہادر کو قتل نہیں کرتا، ہاں اس شرط پر شہر چھوڑتا ہوں کہ یہاں کے باشندے جزیہ دیں یا شہر سے چلے جائیں ان کی مرضی ہے۔ عبداللہؓ نے شرط قبول کرکے شہر اس کے حوالہ کردی۔[16]

عہد علیؓ میں حضرت معاویہؓ کی شدید مخالفت کی اور لوگوں کو کہا کہ علیؓ، معاویہؓ سے زیادہ مستحق ہیں۔ معاویہؓ لوگوں کے دلوں میں فساد پیدا کرتا ہے۔ اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس شخص سے لڑو جس نے اس امر (خلافت) کے مستحق سے جھگڑا کیا ہے۔ علیؓ نے جنگ صفین میں آپؓ کو پیدل فوج کا کمانڈر بنایا۔[17]

عبداللہؓ بن بدیل بن ورقاء بن عبدالعزی بن ربیعہ الخزاعی قبیلہ خزاعہ کے سردار تھے۔ آپؓ رسول اللہ ﷺ کے رازدار بھی تھے۔ بڑے شان اور مرتبت والے تھے۔ شعبیؒ نے کہا ہے۔ کہ عبداللہ بن بدیلؓ نے یوم صفین میں زرہ پہنا ہوا اور اس کے ہاتھوں میں دو تلواریں تھیں۔ بہت زور آور تھے اور بڑی دلیری اور شجاعت سے تلوار چلاتے تھے یہاں تک کہ معاویہؓ کے قریب پہنچے لیکن امیر معاویہؓ کے ساتھیوں نے پیچھے ہٹایا۔[18] جنگ صفین کے موقع پر شہید ہوگئے۔[19]

حارث الذہلیؓ:

حارث بن حسان الذہلی البکریؓ صحابی ہے، بہت شریف اور شجاع لوگوں میں سے ہیں۔ خراسان کے فتح میں احنف بن قیسؒ کے ساتھ شریک ہوئے۔ یوم جمل میں حاضر ہوئے تھے۔ آپؓ کے ساتھ بکیر بن وائل کا جھنڈا تھا۔ اسی دن آپؓ اور آپؓ کے خاندان کے پانچ لوگ قتل کیے گئے۔[20]

انہیں ابن یزید بھی کہا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ آپؓ کا نام حدیث میں تصغیر کے ساتھ ہے۔ ترمذی، نسائی اور دوسری احادیث میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں ایک وفد کے ساتھ آئے تھے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن العاصؓ کو غزوہ سلاسل کیلئے بھیجا اس وقت یہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوئے تھے اور جب احنف بن قیسؒ نے خراسان فتح کیا تو اسے سرخس* بھیجا۔[21]

آپؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے ملنے کیلئے نکلے، مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ایک سیاہ جھنڈا لہرا رہا تھا۔اچانک بلالؓ تلوار لٹکائے ہوئے سامنے آئے میں نے پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عمرو بن العاصؓ کو لشکر دے کر کہیں بھیج رہے ہیں۔[۲۲]

حکم بن عمرو الثعلبیؓ:

حکم بن عمرو الثعلبیؓ عرب کے مشہور قبیلہ بنو تغلب سے تعلق رکھتے تھے۔عمرؓ نے ۱۷ھ میں حکمؓ کو مکران کا والی مقرر کیا تھا۔ ۲۳ھ میں حکم بن عمروؓ نے پورے مکران پر قبضہ کیا۔مکران کے والی (راسل) نے مسلمانوں کے خلاف صف بندی کی۔ مسلمانوں کو فتح ہوئی اور مکران پر قبضہ کر لیا۔حکم بن عمروؓ کے ساتھ ،شہاب بن مخارقؓ، سہیل بن عدیؓ اور عبداللہ بن عبداللہ بن عتبانؓ شامل تھے۔ یہ لوگ دوین النہر پہنچے اور اہل مکران بھی نہر کے کنارے پر تھے ،انہوں نے سندھ کے بادشاہ سے امداد طلب کی۔بادشاہ سندھ نے ایک لشکر کثیر سے اس کی مدد کی۔ مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ ہوا تو مسلمان غالب آئے۔اسی معرکے میں اہل سندھ کے بہت زیادہ آدمی مارے گئے۔ عمرؓ کو حکم بن عمرو الثعلبیؓ کے ہاتھوں فتح کی بشارت بھیجی گئی۔عمرؓ نے حکم بن عمرو الثعلبیؓ سے مکران کے حالات پوچھے تو حکم بن عمرو الثعلبیؓ نے کہا۔

"سهلها جبل، وماؤها وشل، وتمرها دقل، وعدوها بطل، لا يغزوها جيش ما غربت شمس أوطلعت"

امیر المؤمنین "وہاں کے میدان کی نرم زمین بھی پہاڑ جیسی ہے۔پانی کھارا ہے۔ کھجور خشک ہے۔دشمن بہادر ہے۔یعنی ان لوگوں سے جنگ کرنا مشکل ہے۔"[۲۳]

صحار بن عیاش او (عباس) العبدیؓ:

صحار بن العباس العبدیؓ بنی مرہ بنی ظفر بن دیل سے تعلق رکھتے تھے۔کنیت ابو عبدالرحمٰن تھا جو نبی کریم ﷺ کے پاس وفد عبدالقیس میں آئے تھے۔خلدہ بنت طلق سے مروی ہے کہ صحار عبدالقیس میں آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس شراب کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جو ہم اپنے پھلوں سے بناتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیرا۔انہوں نے تین بار یہی پوچھا۔رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور نماز کے بعد پوچھا کہ نشے کے بارے میں کون پوچھ رہا تھا۔تم مجھ سے نشے والے چیز کے بارے میں پوچھتے ہو تو نہ تم خود نشے والی چیز پیو اور نہ اپنے بھائی کو پلاؤ۔فرمایا" قسم ہے! اس ذات کی جس کے قبضے میں رسول اللہ ﷺ کی جان ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اس نشہ کی لذت کو خاص کرنے کیلئے پیئے اور پھر وہ اسے قیامت کے دن شراب پلائے، صحار العبدیؓ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں

نے خون عثمانؓ کا مطالبہ کیا تھا۔ صحار العبدیؓ نے عمر فاروقؓ کے زمانے میں احنف بن قیسؒ کے ساتھ خراسان کی جہاد میں شرکت کی تھی اور احنف بن قیسؒ نے جب ہرات کو فتح کیا تو صحار العبدیؓ کو اپنا نائب بنایا۔[۲۴] صحار العبدیؓ قبیلہ عبدالقیس کے مشہور زبان آور خطیب تھے۔ آپؓ عثمانؓ کے ہم خیال تھے، ایک مرتبہ معاویہؓ نے ان سے پوچھا کہ بلاغت کیا ہے تو آپؓ نے فرمایا بلاغت زبان آوری ہے، معاویہؓ نے پھر پوچھا زبان آوری کیا ہے تو صحار العبدیؓ نے جواب دیا کہ نہ تو خطا ہو جائے اور نہ رک جائے۔ آپؓ مصر کی فتح میں بھی شامل ہوئے اور جب عثمانؓ شہید کیے گئے تو آپؓ نے بھی خون عثمانؓ کے قصاص لینے کا مطالبہ کیا۔ آپؓ جنگ صفین میں معاویہؓ کے ساتھ شامل ہوئے۔ بصرہ میں رہنے لگے اور ۴۰ھ میں وہاں وفات پائی۔[۲۵]

ربعی بن عامرؓ:

ربعی بن عامرؓ عرب کے معزز شخص تھے۔ نجاشی شاعر نے اس کے متعلق مدحیہ اشعار بھی کہے ہیں۔ امام طبریؒ کہتے ہیں کہ عمرؓ نے ربعی بن عامرؓ کو مثنی بن حارثہؓ کی امداد کیلئے بھیجا تھا۔ فتوح البلدان میں سیفؒ کے حوالے سے ابو عثمانؒ اور عبادہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں، کہ ابو عبیدہؓ کے پاس عمرؓ کا خط پہنچا کہ عراق کا لشکر عراق بھیج دو۔ اس وقت ان کی کمان ہاشم بن عتبہؓ کر رہے تھے اور مقدمۃ الجیش میں قعقاع بن عمروؓ تھا۔ اس کے ہراول دستے میں عمیر بن مالکؓ اور ربعی بن عامرؓ تھے۔ غزوہ نہاوند میں بھی آپؓ کا ذکر آیا ہے۔ آپؓ نے اس غزوے کے امیر نعمان بن مقرنؓ کیلئے بالوں کا خیمہ بنایا تھا۔ احنف بن قیسؒ نے جب خراسان فتح کیا تو ربعی بن عامرؓ کو طخارستان کا والی مقرر کیا۔[۲۶]

حاتم بن نعمان الباہلیؓ:

حاتم بن نعمان الباہلیؓ ۳۱ھ میں عبداللہ بن عامرؓ نے آپؓ کو مرو کی طرف بھیجا۔ اہل مرو نے مسلمانوں کے ساتھ بیس لاکھ اور بعض کے مطابق دس لاکھ درہم اور دو لاکھ غلّے کی بوریاں دینے پر مصالحت کی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ دس لاکھ درہم اور ایک لاکھ اوقیہ پر مصالحت کی اور مسلمانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ ان تمام شرائط پر اہل مرو کے ساتھ صلح ہو گئی تھی سوائے ایک گاؤں کے جس کا نام "سنج" ہے۔ مسلمانوں نے اسے بزور شمشیر فتح کیا۔ اور ابو عبیدہؒ کا قول ہے کہ ان شرائط میں گھروں کے استعمال کا ساز و سامان، مثلاً فرنیچر، برتن، وغیرہ سب کچھ شامل تھا۔ لیکن ان لوگوں کے پاس یہ چیزیں نہیں تھیں۔ جب یزید بن معاویہؓ والی بنا تو اس نے ان لوگوں سے اس کی قیمت وصول کی۔[۲۷]

عبداللہ بن عمیر الاشجعیؓ:

عبداللہ بن عمیر الاشجعیؓ صحابی رسول ہے ابن ابی حاتمؒ کا قول ہے کہ آپؓ کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث روایت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ابن مندہؒ کا کہنا ہے کہ عبداللہ بن عمیر الاشجعیؓ کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔طبرانی میں یحییٰ بن مسلم وقدانؒ اور اس نے عبداللہ بن عمیر الاشجعیؓ کے طریق سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے:

”کہ اگر تمام لوگ ایک آدمی پر متفق ہو جائیں اور کچھ لوگ بغاوت کریں اور متفق نہ ہو جائیں تو انہیں قتل کرو“[۲۸]

امام طبریؒ نے عبداللہ بن عمیر الاشجعیؓ کا ذکر عمرؓ کے زمانے میں ۲۳ھ کے واقعات میں عاصم بن عمروؓ کے ساتھ سجستان کے جنگ میں کی ہے اور لکھا ہے کہ ان دونوں کی جد وجہد سے سجستان کے علاقے فتح ہوئے۔ سجستان کا علاقہ سندھ تک پھیلا ہوا تھا اور دریائے بلخ بھی اسی میں شامل تھا۔[۲۹]

شہاب بن مخارق تمیمیؓ*:

شہاب بن مخارقؓ قبیلہ تمیم سے تعلق رکھتے تھے۔امام طبریؒ نے سولہویں صدی کے واقعات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ عمرؓ کے دور خلافت میں حکم بن عمر ثغلبیؓ مکران کے مہم پر مامور تھے، شہاب بن مخارقؓ ان کے ساتھ شریک جہاد ہوئے۔[۳۰]

سہل (سہیل) بن عدی خزرجی انصاریؓ:

سہل بن عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ خزرجی انصاری قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے، جنگ بدر میں حصہ لیا تھا۔ سہل بن عدیؓ کے دو بھائی اور بھی تھے ایک ثابت بن عدیؓ اور دوسرا عبدالرحمٰن بن عدیؓ تھے۔یہ دونوں جنگ احد میں شریک ہوئے تھے۔یہ تینوں بھائی نبی کریم ﷺ کے ممتاز صحابہ کرامؓ اور اسلام کے نامور مجاہد تھے۔[۳۱]

عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان انصاریؓ:

حافظ ابو موسیٰؒ نے کہا ہے۔کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان صحابہ کرامؓ میں سے ہے اور انہوں نے مسلمانوں اور اہل ”جی“ کے مابین صلح نامہ لکھا۔[۳۲]

محمد بن عاصمؒ نے اصفہان کے صحابہ کرامؓ میں ان کا ذکر کیا ہے۔سعد بن ابی وقاصؓ نے عبداللہ بن عبداللہ بن عتبانؓ کو اپنا نائب بنایا تھا۔عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں آپؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو حکم

دیا کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عتبانؓ کو اہل "نصیبین" کے ہاں بھیجو۔ عبداللہ بن عبداللہ بن عتبانؓ نامور، شجاع اور ممتاز صحابہ کرامؓ میں سے تھے۔[۳۳]

یہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے دین اسلام کی اشاعت کے لئے اپنے وطن گھروں اور آرام کی زندی قربان کی اور آج ہم ان لوگوں کی کی قربانیوں کے نتیجے میں اللہ کا نام لینے والے ہیں۔

حوالہ جات:

١ ابن الجوزی، (م۔۵۹۷ھ)، "صفة الصفوة"، ج ۲، ص: ۱۱۸، دار المعروف، بیروت، ۲۰۰۵ء

٢ ابن الاثیر، "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ"، ج ا، ص: ۹۶ مکتبہ المعارف باالریاض۔ س، ن

* زابلستان: افغانستان کے شہروں بلخ اور طحارستان کے ساتھ ایک وسیع علاقہ ہے۔ جو رستم بن دستان کے دادا "زابل" سے منسوب ہے۔ اور غزنہ، غزنین یا غزنی زابلستان کا ایک مشہور اور بڑا قصبہ ہے۔ معجم البدان، ج ۳۔ ص: ۱۲۵

** رخج افغانستان کے دار الخلافہ کابل کے اطراف میں ایک شہر کا نام ہے۔ معجم البلدان، ج ۳۔ ص: ۳۸

*** بست افغانستان کے ایک شہر کا نام جو سجستان، ہرات اور غزنی کے مابین واقع ہے۔ معجم البلدان ج ا۔ ص: ۴۱۴

٣ ابن الاثیر (م۔۶۳۰ھ)، "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ"، ج ۲، ص: ۲۵۵، دار الکتب العلمیہ، طبعۃ الاولی، ۱۴۱۵ھ

٤ البلاذری (م۔۲۷۹ھ)، "فتوح البلدان"، ج ا، ص: ۳۸۵ دار و مکتبۃ الھلال، بیروت، ۱۹۸۸ء

٥ ابن الاثیر (م۔۶۳۰ھ)، "الکامل فی التاریخ"، ج ۳، ص: ۸۹، طبعۃ الاولی ۱۴۱۷ھ ۱۹۹۷ء
دار الکتاب العربی بیروت لبنان، "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ"، ص: ۲۵۵ طبع اول دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۵ھ

٦ ابن حجر العسقلانیؒ (م۔۸۵۲ھ)، "الاصابہ فی تمییز الصحابہ"، ج، ۳ ص: ۴۶۵

٧ ابن الاثیر، "الکامل فی التاریخ"، مذکور، ج ۲، ص: ۴۲۳

٨ الزرکلی، "اعلام"، مذکور، ج ۳، ص: ۲۴۸

٩ ابن الاثیر، "الکامل فی التاریخ"، مذکور، ج ۵، ص: ۱۸۶ الزرکلی، مذکور، ج ۵، ص: ۲۷۷

١٠ ابن الاثیر، "اسد الغابہ"، مذکور، ج ۵، ص: ۵۵ طبع اول دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۵ھ ۱۹۹۴ء

١١ ابن حجر العسقلانیؒ (م۔۸۵۲ھ)، "الاصابہ فی تمییز الصحابہ"، ج ۵، ص: ۵۶۹، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۵ھ

١٢ ابن الاثیر، "الکامل فی التاریخ"، مذکور، ج ۵، ص: ۱۸۶ الزرکلی، مذکور، ج ۵، ص: ۲۷۷

١٣ الزرکلی، "اعلام"، مذکور، ج ۴، ص: ۷۳

١٤ البلاذری، "فتوح البلدان"، مذکور، ج اص: ۳۹۰

١٥ ابن الاثیر، "الکامل فی التاریخ"، ج ۲، ص: ۴۲۳

١٦ ابن جریر الطبری (م۔۳۱۰ھ)، "تاریخ الرّسل والملوک"، صلۃ ابن سعد قرطبیؒ "تاریخ الطبری" (م۔۳۶۹ھ) ج ۴، ص: ۱۳۹ طبعہ
ثانیہ ۱۳۸۷ھ دار التراث بیروت

١٧ ابن حجر العسقلانیؒ (م۔۸۵۲ھ)، "الاصابہ فی تمییز الصحابہ"، ج ۴، ص: ۱۹، دار الکتب العلمیہ بیروت،

١٨ ۱۴۱۵ھ ابن عبدالبر، "الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب"، (م۔۴۶۳ھ)، ج ۳، ص: ۸۷۲ طبعہ اولی ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۲ء دار الجبل بیروت

١٩ الزرکلی، "اعلام"، مذکور، ج ۴، ص: ۷۳

٢٠ ایضاً ج ۲، ص: ۱۵۴

* سرخس: خراسان کے اطراف، نیشاپور اور مرو کے درمیان میں ایک وسیع اور قدیم شہر ہے۔ اسے "زعار" نامی شخص نے کیکاؤس کے زمانے میں تعمیر کرکے یہ نام رکھا پھر ذوالقرنین اسکندر نے اس کے عمارت کو مضبوط کرلیا۔ فرس نے کہا ہے کہ کیکاؤس نے "سرخس بن خوذرز" کو زمین کا ایک ٹکڑا دیا تھا جس پر اس نے یہ شہر بسایا جو اس کے نام سے موسوم ہوا۔ یہ چوتھی اقلیم میں ہے اور طول ۳۳ درجہ اور لمبائی ۳۶ درجہ ہے۔ پانی کمیاب ہے اور کنوؤں کا پانی زیر استعمال ہے۔ معجم البلدان ۳۔۲۰۸

٢١ ابن حجر العسقلانی، "الاصابہ فی تمییز الصحابہ"، مذکور، ج ۱، ص: ۶۶۴

٢٢ ابن الاثیر (م۔۶۳۰ھ)، "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ"، ج ۱، ص: ۵۹۹ طبع اول دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ

٢٣ ابن حجر العسقلانی، "الاصابہ فی تمییز الصحابہ"، مذکور، ج ۳، ص: ۳۲۱

٢٤ ابن سعد، "الطبقات الکبریٰ"، مذکور، ج ۷، ص: ۶۰، ۱۴۱۰ھ ۱۹۹۰ء دار الکتب العلمیہ، بیروت

٢٥ الزرکلی، "اعلام"، مذکور، ج ۳، ص: ۲۰۱

٢٦ ابن حجر العسقلانی، "الاصابہ فی تمییز الصحابہ"، مذکور، ج ۲، ص: ۳۷۸

٢٧ البلاذری، "فتوح البلدان"، مذکور، ج ۱، ص: ۳۹۲

٢٨ ابن حجر العسقلانی، "الاصابہ فی تمییز الصحابہ"، مذکور، ج ۴، ص: ۱۷۱

٢٩ ابن جریر الطبری (م۔۳۱۰ھ)، "تاریخ الرّسل والملوک"، صلۃ ابن سعد قرطبیؒ "تاریخ الطبری" (م۔۳۶۹ھ) ج ۴، ص: ۹۴ طبعہ ثانیہ ۱۳۸۷ھ دار التراث بیروت۔

* شہاب بن مخارق تمیمیؓ بھی ان صحابہ کرامؓ میں سے ہیں جو افغانستان میں آئے تھے اور اس خطے کو اسلام کی روشنی سے منور کیا۔ شہاب بن مخارقؓ عمرؓ کے دور میں خراسان آئے لیکن آپؓ کے زندگی کے بارے میں مفصل حالات نہ ملنے کی وجہ سے اس چند سطروں پر اکتفاء کیا گیا۔

٣٠ ابن لاثیر، "الکامل فی التاریخ"، مذکور، ج ۲، ص: ۴۲۴ ابن جریر طبری، مذکور، ج ۴، ص: ۱۸۱

۳۱ ابن الاثیر، "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ"، مذکور، ج ۲، ص: ۵۷۸

۳۲ ایضاً ج ۳، ص: ۱۹۵ دار الفکر بیروت ۱۴۰۹ھ ۱۹۸۹ء

۳۳ ابن حجر العسقلانی، "الاصابہ فی تمییز الصحابہ"، مذکور، ج ۴، ص: ۱۳۵